إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

رجسٹرڈ ایل ۱۵۸۵

جلد ۲۳ | مورخہ ۲ محرم ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج دوپہر سے سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ حضور کو صحت عطا فرمائے۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بدستور بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

۲۳ مارچ بعد نماز مغرب ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب نے اپنے مکان واقعہ محلہ دار الفضل میں اپنے لڑکے اختر احمد خان صاحب کے ولیمہ کی دعوت میں بہت سے احباب کو مدعو کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ اور دعا کی۔

۲۴ مارچ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب نے اپنے بھائی چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کی دعوت ولیمہ میں بہت سے احباب کو مدعو کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی شامل ہوئے۔ اور دعا کی۔

جناب خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کا چھوٹا بچہ بشیر احمد ابھی تک بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بد اخلاقیاں انسان کو جہنم تک پہونچا دیتی ہیں

بہت سے آدمی اس دنیا میں ایسے ہیں۔ کہ ان کی زندگی ایک اندھے آدمی کی سی ہے۔ کیونکہ وہ اس بات پر کوئی اطلاع ہی نہیں رکھتے۔ کہ وہ گناہ کرتے ہیں یا گناہ کسے کہتے ہیں۔ عوام تو عوام بہت سے عالموں فاضلوں کو بھی پتہ نہیں لگتا۔ کہ وہ گناہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ بعض گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور کرتے رہتے ہیں۔ گناہوں کا علم جب تک نہ ہو۔ اور پھر انسان اُن سے بچنے کی فکر نہ کرے۔ تو اس زندگی سے کوئی فائدہ نہ اس کو ہوتا ہے اور نہ دوسروں کو۔ خواہ سو برس کی عمر بھی کیوں نہ ہو جائے لیکن جب انسان گناہ پر اطلاع پائے۔ اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے۔ مگر یہ ممکن نہیں ہے۔

جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے۔ اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے۔ کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں۔ جیسے غصہ۔ غضب۔ کینہ۔ جوش ریا۔ تکبر۔ حسد وغیرہ یہ سب بد اخلاقیاں ہیں۔ جو انسان کو جہنم تک پہونچا دیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے۔ شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بدخلقی ہی تھی۔ جیسے لکھا ہے۔ ابیٰ واستکبر۔ اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ وہ مردودِ خلائق ٹھہرا۔ اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہوا۔ مگر یاد رکھو۔ کہ یہ تکبر صرف شیطان ہی میں نہیں بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبر کرتے ہیں۔ اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ (الحکم ۱۷ مارچ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم ارشاد

مخلصین جماعت سات ہفتے تک ہر پیر کو روزہ رکھیں اور دعائیں کریں

پہلا روزہ تیس ۳۰ مارچ بروز سوموار رکھا جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ مارچ اپنے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان فرمایا ہے۔ کہ جیسا کہ گذشتہ سال جماعت کے افراد نے سات روزے رکھے تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی تھیں۔ اسی طرح امسال سات ہفتوں تک ہر سوموار کو روزہ رکھا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی جائیں۔ کہ وہ ہمیں سچا تقویٰ اور طہارت نصیب کرے۔ اپنی نصرت کے سامان عطا کرے۔ اور ان لوگوں کے جو آج کل ہمارے خلاف کھڑے ہیں۔ ہاتھ بند کر کے اسلام اور احمدیت کو ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ چونکہ اس اعلان کے مطابق پہلا پیر تیس مارچ کو ہوگا۔ اس لئے ۳۰ مارچ ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے کہ وہ روزہ رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے پیش آمدہ تکالیف کے دور ہونے کے متعلق نہایت تضرع اور عاجزی سے دعائیں کرے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ یہ روزے اگرچہ نفلی ہیں۔ اور سفر میں بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی معذور یا بیمار سوموار کو روزہ نہ رکھ سکے۔ تو وہ جمعرات کو روزہ رکھ لے۔ امید ہے اس اعلان کے مطابق تمام احمدی آنے والے پیر کے دن روزہ رکھیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور سلسلہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں کریں گے۔

خطاب بہ ڈاکٹر اقبال

از جناب حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل

سائس احرار شو یا قائد احرار باش
هر چه باشی باش لیکن شخص بے آزار باش

بر مسلماناں چہ پیچی حلقۂ زنار وہم
تو بقید فکر کفر طرۂ طرار باش

خارج از اسلام خواندن زمرۂ ابرار را
بس بزرگ است ایں گنہ در فکر استغفار باش

عربدہ با ہوشیاراں از تنگ ظرفی بود
بادہ، بدنام کردی بادہ را ہشیار باش

کافرے صد خندہ دارد بر سر اسلام تو
فکر ما بگذار و فکر خویش کن دیندار باش

در میان ہوش کے ہذیاں طراز دلفگی
خواب بس آشفتہ دیدی حالیا بیدار باش

تا شرر افتد نہ در کالائے ہوش و عقل تو
برکراں از گرمیٔ ہنگامۂ اشرار باش

از دعائے دردمنداں ترس گر داری خرد
خاطر آزاری مکن وز عمر برخوردار باش

دوستانِ قوم را دشمن گرفتن ابلہی است
گر توانی باہمی جویانِ امت یار باش

مے مخور تا تلخ نشود حرف تو مانند مے
ہوش کن شیریں بیاں شو بلکہ شیریں کار باش

شرع آید غیر شعر و شعر آید عکس شرع
بگذر از فتوے نگاری در پئے اشعار باش

حرف بسمل بشنو و تقلید خوش طبعاں مکن
غالب شیوا زباں یا ذوق خوش گفتار باش

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ایک غیر مسلم معتقد کی درخواست دعا

بھائی منوہر لال صاحب لاہور جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے معتقد طلباء میں سے ہیں۔ امسال پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ اے کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ وہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ احمدی احباب امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ امید ہے احباب انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

یوم التبلیغ کے لئے دو ۲ مفید ٹریکٹ

یوم التبلیغ کے لئے بعض احباب و جماعتیں مجھے غیر مسلم اقوام میں تقسیم کرنے کے لئے ٹریکٹوں کے لئے لکھ رہی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قلم سے ایک ٹریکٹ بعنوان "وہی ہمارا کرشن" شائع ہو رہا ہے۔ احباب منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ ایسا ہی بک ڈپو تالیف و اشاعت نے بھی "اسلام کی خصوصیات" کے نام سے ایک رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام مبارک سے اخذ کر کے شائع کیا ہے۔ یہ دو نو ٹریکٹ اس موقعہ کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے محلہ ریتی چھلہ کی مسجد کا افتتاح فرمایا

قادیان ۲۳ر مارچ۔ کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عصر کی نماز مسجد محلہ ریتی چھلہ میں پڑھا کر اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ جس کی تعمیر گذشتہ سال احرار کی فتنہ پردازی اور بعض حکام کی جنبہ داری کی وجہ سے رک گئی تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ایک بہت بڑے مجمع نے نماز ادا کی۔ اور حضور کی واپسی پر اللہ اکبر۔ مرزا غلام احمد کی جے۔ اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے بلند کئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد کافی وسیع اور نہایت باموقعہ زیر نگرانی قاضی عبد الرحیم صاحب افسر تعمیرات صدر انجمن احمدیہ بنائی گئی ہے۔ اگرچہ اہل محلہ نے اس کے اخراجات میں فراخ دلی سے حصہ لیا ہے۔ تاہم دوسرے اصحاب کے ثواب حاصل کرنے کے لئے ابھی موقعہ ہے۔ کیونکہ مسجد کا پلستر اور صحن میں بھرتی وغیرہ کا کام ابھی باقی ہے۔ بیرونی اصحاب جو حصہ لینا چاہیں۔ وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی معرفت رقوم ارسال فرمائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام ہندو قوم کے نام

"وہی ہمارا کرشن"

عنوان بالا کے ماتحت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یوم التبلیغ ۲۹ مارچ کے لئے ایک مضمون تحریر فرمایا ہے۔ جو شائع ہو گیا ہے۔ فی سینکڑہ ایک روپیہ معہ خرچ ڈاک کے حساب سے مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں۔ ابو العطاء اللہ دتا جالندھری
سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲ محرم ۱۳۵۵ھ

احرار کا مشغلۂ الزام تراشی

مولوی ظفر علی صاحب کے خلاف امرتسر میں فتنہ انگیزی کا مرتکب کون ہوا؟

امرت سر کی مسجد خیر دین میں ۱۳ مارچ مولوی ظفر علی صاحب پر احرار کی طرف سے جو حملہ ہوا۔ اور جس میں انہوں نے جلسہ میں ہنگامہ بپا کرنے کے بعد سٹیج کی طرف بڑھ کر اُن کے گلے کے ہار توڑ ڈالے۔ وُہ ہر لحاظ سے افسوسناک ہے۔ اور اس امر کا مظہر اور آئینہ دار ہے۔ کہ احرار کے ہاتھوں کسی مسلمان لیڈر کی عزت محفوظ نہیں۔ لیکن یہ افسوسناک کھیل کھیلنے کے بعد احرار نے اس امر کی کوشش شروع کر دی ہے۔ کہ اس کی ذمہ واری مخالفینِ احرار خصوصاً جماعت احمدیہ پر ڈالیں۔ چنانچہ قومی اخبار "کانپور" نے تو یہ لکھدیا۔ کہ "امرت سر میں مولانا ظفر علی خان پر جو حملہ ہوا۔ اس کا محرک احسان تھا" (احسان ۲۲۔ مارچ)

لیکن ترجمان احرار "مجاہد" نے یہ اعلان کرنے کے بعد کہ "مجلسِ احرار کا قطعاً اس معاملہ میں ہاتھ نہ تھا" (۱۷۔ مارچ) اپنے ۱۹۔ مارچ کے پرچہ میں اس حملہ کی تمام تر ذمہ واری جماعت احمدیہ کے سر ڈال دی ہے۔ حالانکہ فتنہ و فساد اور لڑائی جھگڑا احرار کا ہی طغرائے امتیاز ہے۔ اور وہی اس قسم کی حرکات میں پیش پیش رہتے ہیں۔ اور ایسی ایک نہیں بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔ جبکہ انہوں نے جلسوں میں ہنگامہ آرائی کی۔ اور فتنہ و فساد پیدا کر کے لڑائی جھگڑے کی طرح ڈال دی۔ لیکن ہم نے کبھی اس قسم کی ناشائستہ حرکات کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ بلکہ ہم انہیں سخت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی جب یہ دیکھا جائے۔ کہ احرار کی اپنی حالت یہ ہے۔ کہ مولوی ظفر علی خان صاحب کی نظر بندی کی حالت میں بھی وُہ ان کے خلاف پراپیگنڈا کرتے۔ اور ان پر کئی قسم کے ناروا حملے کرتے رہے۔ تو بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ جو لوگ نظر بندی کی حالت میں ایک شخص کو مورد الزام ٹھہرانے سے باز نہ رہے۔ ان سے یہ توقع کیونکر ہوسکتی تھی۔ کہ وُہ اس کی رہائی پر کوئی مشغلہ اختیار نہ کرتے۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ اور احرار نے مولوی ظفر علی صاحب کی امرت سر کے جلسہ میں توہین کر دی۔ بے شک احرار اب اس فساد انگیزی کا محرک ہونے سے انکار کرتے ہیں لیکن حقیقت بین نگاہیں جانتی ہیں۔ کہ اس فتنہ و فساد کے محرک دراصل احرار ہی ہیں اور انہوں نے ہی مولوی ظفر علی صاحب کی ایک بھرے جلسہ میں ذلت و رسوائی کی۔ چنانچہ معاصر "انقلاب" اپنے ۱۸۔ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"جتنی مدت تک مولانا ظفر علی خان نظر بند رہے بزرگانِ احرار نے ان کے خلاف پُر زور پروپیگنڈا جاری رکھا۔ حالانکہ جو شخص تحریر و تقریر کے حق سے محروم اور نقل و حرکت سے عاری قرار دیا جاچکا ہو۔ اس پر حملے کرنا شیوۂ شرفا نہیں۔ بہادر وُہ اس وقت اپنے مخالف پر حملہ کرتے ہیں جب وُہ اس حملے کا جواب دے سکے۔ لیکن شرافت و شجاعت کے الفاظ آج کل ہمارے بعض سیاسی کارکنوں کی ڈکشنری سے خارج کیے جاچکے ہیں۔ اس لئے ان کا ذکر بے کار ہے:۔

لیکن جس طرح شہید گنج کے معاملے میں بدنام و رسوا ہونے کے بعد بزرگانِ احرار نے دوبارہ مرزائیوں کی مخالفت کا راگ الاپنا شروع کر دیا تھا۔ تاکہ مسلمان پھر ان کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ اسی طرح جب مولانا ظفر علی خاں نظر بندی سے رہا ہو کر تشریف لائے تو بعض بزرگانِ احرار سٹیشن پر ان کے استقبال کے لئے پہنچ گئے۔ اور اس ملاقات کے جواب میں مولانا ظفر علی خان بازدید کے لئے دفتر احرار میں تشریف لے گئے۔ سُنا ہے کہ وہاں چودھری افضل حق صاحب کے ساتھ دو گھنٹے تک سیاسیاتِ حاضرہ پر گفت و شنید ہوتی رہی۔ بہ تفصیل معلوم نہیں ہوسکی کہ اس محفلِ راز میں:۔

بلبل چہ گفت و گل چہ شنید و صبا چہ کرد

اس کے بعد مولانا ظفر علی خان مسلمانانِ امرتسر کے اصرار سے امرت سر تشریف لے گئے۔ عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اور مولانا کی تقریر شروع ہوئی۔ بعض احراری نوجوانوں کی رگِ اعتراض پھڑکی اور انہوں نے مولانا سے بعض اُلٹے سیدھے استفسارات شروع کر دیئے۔ اس پر جلسے میں ہنگامہ ہوگیا۔ "اتحاد ملت" اور "نیلی پوشوں" نے مولانا کی حمایت کی احراری لونڈوں نے بڑھ کر مولانا پر حملہ کر دیا۔ اور ان کے گلے میں جو پھولوں کے ہار پڑے ہوئے تھے۔ ایک ایک کر کے نوچ کھسوٹ کر پھینک دیئے:۔

اس کے بعد ہزاروں آدمیوں کا ایک جلوس نکلا۔ اور جب مجلس احرار کے دفتر کے پاس پہنچا۔ تو بے شمار مسلمانوں نے بزرگانِ احرار کے اسمائے گرامی پر "مردہ باد" کے "دونگرے" برسانے شروع کر دیئے۔ خواجہ عبدالرحمٰن غازی نے مولانا کے اعزاز میں دعوتِ چائے کا انتظام کر رکھا تھا۔ لیکن مسلمانوں نے مولانا کو اس دعوت کے بائیکاٹ پر مجبور کر دیا۔ اور چائے کی پیالیاں دھری کی دھری رہ گئیں۔

احرار کے اخبار نے ایک ڈپلومیٹک اعلان کیا ہے۔ کہ امرت سر کے واقعہ کی ذمہ واری احرار پر نہیں ہے۔ کیونکہ جلسے میں مولانا سے استفسارات کرنے والے لوگ احرار سے تعلق نہ رکھتے تھے:۔

ممکن ہے یہ صحیح ہو۔ اور ان لوگوں سے احرار کا کوئی تعلق نہ ہو۔ اور ممکن ہے "مجلس اتحاد ملت" یا "نیلی پوشوں" ہی کے گروہ میں سے بعض افراد کے دماغ مختل ہوگئے ہوں۔ لیکن امرت سر کے لوگوں کو کیا ہوگیا؟ وُہ کس غلط فہمی کی بنا پر دفتر احرار کی طرف چل دیئے اور انہوں نے کیوں بڑے بڑے لیڈروں کی شان میں "مردہ باد" کے نامبارک کلمات کہہ دیئے۔

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ مولانا ظفر علی خاں کے خلاف ہر شرارت کو عامۃ المسلمین مجلس احرار ہی کی طرف منسوب کرنا چاہتے ہیں؟"

اسی طرح مولانا سید حبیب نے روزنامہ "سیاست" (۱۷۔ مارچ) میں ایک مقالۂ افتتاحیہ لکھا جس میں تحریر کیا کہ:

"احرار سے مجھے صرف اس قدر عرض کرنا ہے۔ کہ انہوں نے مولانا کے گلے میں ہاتھ نہیں ڈالا۔ ملت مرحومہ کے گلے میں ہاتھ ڈالا۔ ان کا یہ گناہ ناقابلِ عفو ہے۔ ملت کا فرض اولین یہ ہے۔ کہ وُہ احرار کے ناسور سے اپنے جسم کو پاک کرے"۔

اخبار "حریت" لاہور نے بھی ۱۷۔ مارچ کے پرچہ میں لکھا:۔

"اکابر احرار کو امرت سر میں میزبان کی حیثیت حاصل تھی۔ اور کم از کم جب انہی کے دعاوی کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ جن کا وُہ بارہا اظہار کر چکے ہیں۔ اور جن کی رُو سے وُہ عامہ اہل اسلام امرت سر کو اپنے اخلاقی اثر و عقیدت سے مربوط قرار دیتے ہیں۔ تو ہم اس رائے کے اظہار میں تامل محسوس نہیں کرتے کہ وُہ مولانا ظفر علی خاں کے متعلق اس افسوسناک حادثہ کی ذمہ واری سے کلیۃً بری نہیں ہیں"۔

غرض سمجھدار طبقہ جانتا ہے۔ کہ مولوی ظفر علی خاں پر امرت سر میں جو حملہ ہوا۔ اس کی تہ میں احراری ہاتھ ہی کام کر رہا ہے۔ مگر وُہ اس ذلت و رسوائی کو دُور کرنے کا اب اور کوئی ذریعہ نہ دیکھتے ہوئے جماعت احمدیہ پر الزام لگا رہے ہیں۔ جو ان کے مشغلۂ الزام تراشی کا ایک اور ثبوت ہے:۔

اسمبلی میں پوسٹ کارڈ کی قیمت میں تخفیف

یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ اسمبلی کے اجلاس دیروزہ میں پوسٹ کارڈ کی قیمت میں تخفیف کی تحریک انتالیس آراء کی اکثریت سے منظور ہوگئی ہے۔ تحریک میں یہ درخواست کی گئی تھی۔ کہ پوسٹ کارڈ کی قیمت دو پیسہ کر دی جائے۔ چنانچہ اسمبلی کی ایک بہت بڑی اکثریت نے تحریک کے حق میں رائے دی۔ اب امید ہے۔ حکومت ہند بھی اسمبلی کی اکثریت کی رائے کا احترام کرتے ہوئے اس کی منظوری دیدے گی۔ حکومت سے اس اقدام

پنجاب میں سرکاری ملازمتوں کے فرقہ وارانہ تناسب کا مسئلہ

یہ ایک ظاہر و باہر حقیقت ہے۔ کہ پنجاب کے کم و بیش تمام سرکاری اداروں کا اجارہ ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ قریباً ہر محکمہ پر بے طرح مسلط ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی کمی نہایت افسوسناک حد تک پہونچ چکی ہے۔ سرکاری دفاتر کی باگ ڈور ہندوؤں کے ہاتھ میں جا چکی ہے۔ اور وہی تمام سیاہ و سفید کے مالک بن چکے ہیں۔ اور انہیں ہرگز یہ بات پسند نہیں۔ کہ مسلمانوں کو سرکاری محکموں میں ملازم ہونے دیا جائے اس مقصد کے لئے وہ کئی ایک ذرائع اختیار کرتے رہتے ہیں مثلاً مسلمانوں کی ملازمتوں میں کمی کی پہلی دلیل یہ پیش کی جاتی ہے۔ کہ قابل مسلمان نہیں ملتے۔ اس لئے مجبور ہو کر غیر مسلموں کو ملازم رکھنا پڑتا ہے۔ لیکن واقعات اور شواہد بتا رہے ہیں۔ کہ یہ دلیل نہایت فرسودہ اور نامعقول ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر قسم کی اعلےٰ قابلیت رکھنے والے مسلمان موجود ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی سے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں لائق مسلمان نکلتے ہیں۔ اور اکثر بلحاظ قابلیت اور استعداد ہندوؤں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوتے ہیں۔ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ ان میں سے بیشتر بیکار اور پریشان حال پھر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کو ملازمتوں سے محروم رکھنے کے لئے کئی ایک اور ذرائع بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ جن کی تفصیل میں جانے کی اس وقت ضرورت نہیں۔

اس وقت ہمارے پیش نظر پنجاب کونسل کی ۱۶ مارچ کی وہ بحث ہے۔ جس میں محکمہ جنگلات میں مسلمان ملازمین کی کمی کے تذکرہ کے ضمن میں مختلف ممبروں نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ سرکاری ملازمتوں میں فرقہ وارانہ تناسب کی تعیین ہونی چاہیئے۔ مسلمان ارکان نے یہ مطالبہ پیش کیا۔ کہ ملازمتوں میں مختلف قوموں کی نمائندگی آبادی کے تناسب سے ہونی چاہیئے۔ یہ مطالبہ اپنے اندر نہایت معقول اور ٹھوس دلائل رکھتا ہے۔ اور انگریزی معاصر سول اینڈ ملٹری گزٹ نے بھی اسے ناقابل تردید دلیل" (۱۸ مارچ) قرار دیا ہے۔ کیونکہ جب سرکاری خزانہ کا بیشتر روپیہ مسلمان اکثریت کی جیبوں سے نکلتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ تنخواہوں کی شکل میں جب وہ روپیہ تقسیم ہو۔ تو مسلمانوں کو اس سے بہت کم حصہ دیا جائے۔ اور بیشتر حصہ غیر مسلم اڑا لیجائیں

۱۹۲۷ء میں جب سر جیوفری ڈی مانٹ مورنسی سابق گورنر پنجاب حکومت پنجاب کے فائننس ممبر تھے۔ تو اس وقت انہوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ اگر مختلف قوموں میں سے لائق اور قابل امیدوار حاصل ہو سکیں۔ تو گورنمنٹ کسی ایک قوم کو دوسری قوموں کے جائز مطالبات کے علی الرغم سرکاری ملازمتوں پر مسلط ہونے نہیں دے گی۔ لیکن اس وقت سے لے کر اب تک دیکھا گیا ہے۔ کہ یہ اعلان صرف الفاظ تک ہی محدود رہا۔ عملی طور پر اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ڈی مانٹ مورنسی فارمولا میں استعمال شدہ "جائز مطالبات" کے مبہم اور غیر معین الفاظ کو جیسا کہ مسلمان ارکان نے پنجاب کونسل کی بحث میں اس کا ذکر کیا ہے۔ حسب منشاء توڑ مروڑ لیا جاتا رہا۔ اس لئے اب حکومت کو چاہیئے۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق ایک واضح اور معین پالیسی اختیار کرے۔ ممبر خزانہ نے پنجاب کونسل میں اس بحث کے جواب میں کہا ہے۔ کہ گورنمنٹ ملازمتوں میں مختلف قوموں کی نمائندگی کے متعلق ہر اس متفقہ فیصلہ کا جو قوموں کے نمائندے آپس میں کریں گے۔ خیر مقدم کرے گی۔ اور اس پر عمل کرے گی۔ اس ضمن میں پروفیسر رابرٹس نے ایک تجویز پیش کی ہے۔ کہ ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو اس بات کا فیصلہ کرے۔ کہ مختلف قوموں کو ملازمتوں میں کس تناسب سے رکھا جائے۔ اور یہ کہ اس تناسب کو پورا کرنے کی رفتار کیا ہونی چاہیئے۔ یہ تجویز اگرچہ عمدہ ہے۔ لیکن اس میں سب سے زیادہ مشکل بات یہ ہے۔ کہ مختلف قوموں کے درمیان ملازمتوں کے متعلق فرقہ وار تناسب کا معین ہونا نہایت مشکل ہے۔ ہندو مسلمانوں کے غصب کردہ حقوق سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں۔ اور وہ حاصل کردہ اجاروں پر قابض رہنے کی خاطر یہی فرسودہ مطالبہ پیش کرتے ہیں کہ حصول ملازمت کا معیار صرف قابلیت ہونا چاہیئے۔ سکھ آبادی کے تناسب سے زیادہ ملازمتیں یعنی ویٹیج حاصل کرنے پر مصر ہیں۔ ان حالات میں ان کا اس نہایت اہم مگر پیچیدہ مسئلہ کا کوئی قابل قبول حل تلاش کرنا مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن نظر آتا ہے۔ لیکن اس بات کو قطعاً نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جب تک اس عقدہ کی گرہ کشائی نہیں ہوگی۔ باہمی نزاع اور کشمکش جاری رہے گی۔ اور مختلف قوموں کے درمیان لڑائی جھگڑا ہوتا رہے گا۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ خود اس سلسلہ میں اقدام کرے۔ اور عدل و انصاف کی رو سے صوبہ کی موجودہ آبادی کے لحاظ سے ملازمتوں کا تناسب مقرر کرے۔ کیونکہ ملازمتوں کے سوال پر مختلف قوموں کے درمیان موجودہ لڑائی اور جھگڑے کو بند کرنے کا یہی ایک طریق علاج ہے۔

افسوس کی بات ہے۔ کہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے پروفیسر رابرٹس کے تجویز کردہ طریق کو ہی اس تنازع کا واحد علاج قرار دیتے ہوئے جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ "شاید مجوزہ کمیٹی کا آپس میں تصفیہ ناممکن ثابت ہو"۔ وہاں یہ بھی لکھا۔ کہ "جب تک ایسے تصفیہ کا قطعی طور پر اظہار نہیں کیا جاتا۔ حکومت کو فرقہ وارانہ تناسب کی تعیین کرنے کی خواہ اس میں تمام قوموں کے ساتھ انصاف کو ملحوظ رکھا گیا ہو۔ ترغیب نہیں دینی چاہیئے کیونکہ وہ غیر مختتم نکتہ چینی کا مرجع بنا رہے گا"۔ اگر سول کے خیال میں حکومت کو ملازمتوں میں فرقہ وارانہ تناسب کی تعیین کی اس لئے ترغیب نہیں دینی چاہیئے۔ کہ گورنمنٹ کا وہ فیصلہ غیر مختتم نکتہ چینی کا تختہ مشق بنا رہیگا تو بتایا جائے۔ کہ کیا موجودہ طریق سے تمام قومیں مطمئن ہیں۔ اور کیا اب حکومت پر اس مسئلہ کے متعلق کم نکتہ چینی کی جاتی ہے۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ حکومت کو اس بات کی ترغیب نہ دی جائے۔ کہ وہ ملازمتوں میں مختلف قوموں کے لئے ایک معین تناسب مقرر کر دے۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا میں سے ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ کا حق غصب کرنے سے باز رکھے۔ اور ہر جماعت کو اس کے جائز حق سے جو اسے انصاف کی رو سے ملنا چاہیئے محروم نہ رکھے۔

اخبار "اہلحدیث" کا ایک لغو اعتراض

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء میں ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں یہ اعتراض کیا گیا تھا۔ کہ "آج کل ہمارے ملک پنجاب میں خصوصاً اور ہندوستان میں عموماً طاعون بفضلہ تعالےٰ معدوم ہے نہ کسی اخبار میں طاعون کا ذکر ہے نہ سرکاری رپورٹوں میں"۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت کتاب دافع البلاء سے درج کی گئی تھی۔ جس میں حضور نے فرمایا تھا۔ "خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا۔ جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کریں۔ جو ان کے دلوں میں ہیں۔ یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں۔ تب تک طاعون دور نہ ہوگی"۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا۔ کہ اب جبکہ طاعون ملک میں نہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی (نعوذ باللہ) غلط نکلی۔

اس کا مفصل اور مکمل جواب۔ اخبار الفضل مورخہ ۴ مارچ ۱۹۳۶ء میں ایں نے دیا تھا جس میں وضاحتاً بتایا تھا۔ کہ معترض نے کتاب دافع البلاء کی عبارت نقل کرنے میں خیانت سے کام لیا ہے اگر وہ حضور کے وہ الفاظ جو پیشگوئی میں درج ہیں۔ سارے کے سارے درج کر دیتا۔ تو اعتراض پیدا ہی نہ ہوتا۔ چنانچہ اصل پیشگوئی میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ "افطر و اصوم" جن کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "کچھ حصہ برس کا تو میں افطار کروں گا۔ یعنی طاعون سے لوگوں کو ہلاک کروں گا۔ اور کچھ حصہ برس کا میں روزہ رکھوں گا۔ یعنی امن رہے گا۔ اور طاعون کم ہو جائے گی۔ یا بالکل نہ رہیگی"۔ ان الفاظ پر سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ لگاتار طاعون رہنے کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ہرگز نہیں۔ بلکہ درمیان میں وقفہ بھی لازمی اور ضروری ہے۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ کہنا کہ ہندوستان میں اس وقت طاعون بالکل نہیں۔ واقعات کے لحاظ سے بھی غلط ہے۔ چنانچہ حال میں اخبارات میں برما کے علاقہ میں طاعون کی شدت کے متعلق مضامین شائع ہوئے ہیں۔ اور سرکاری بیان میں بھی اس کے متعلق اعلان ہوا ہے۔ چنانچہ غیر احمدیوں کا اخبار احسان ۲۱ مارچ ۱۹۳۶ء برما میں طاعون کی تباہ کاریاں کے عنوان کے ماتحت لکھتا ہے۔ "رنگون ۱۵ مارچ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ پچھلے

شوکتِ اسلام کے زمانہ کی ایک عظیم الشان اسلامی سلطنت کی دردانگیز

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن کا سفر سپین

(۲)

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے۔ امام مسجد احمدیہ لنڈن نے سفر سپین کے دلچسپ تاثرات جو ایک انگریزی مضمون کی صورت میں ارقام فرمائے۔ اس کے دوسرے حصہ کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

گرانیڈا کے اسقف اعظم کے پرائیوٹ سکرٹری سے گفتگو

گرانیڈا میں میں نے وہاں کے اسقف اعظم سے ملاقات کرنے کی کوشش کی۔ لیکن مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ سردی لگنے کی وجہ سے صاحبِ فراش ہے۔ تب میں اس کے سکرٹری سے ملنے گیا۔ وہ بھی بہت صاحب اثر اور اعلیٰ پوزیشن کا آدمی ہے۔ اس کا نام Jose Moratalla Moya ہے۔ وہ متوسط العمر ہے۔ اور تمام رومن کیتھولک پادریوں کی طرح غیر شادی شدہ ہے۔ میں نے اس کے ساتھ دو گھنٹہ گفتگو کی۔ وہ انگریزی بالکل نہیں جانتا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کیا آپ مسیح کی دوبارہ آمد پر یقین رکھتے ہیں۔ اس نے کہا "ہاں"۔ تب میں نے کہا۔ کیا مسیح پر جبکہ وہ دوبارہ دنیا میں آئیں۔ ایمان لانا ضروری ہے اس نے جواب اثبات میں دیا۔ تب میں نے دریافت کیا۔ کہ جب وہ آئیں گے۔ تو آپ ان کو کس طرح پہچانیں گے اس نے جواب دیا۔ جس وقت وہ آئیں گے تو ہر شخص انہیں پہچان لیگا میں نے اسے بتایا۔ کہ یہود مسیح کی پہلی آمد کے متعلق بھی ایسا ہی خیال کرتے تھے۔ لیکن جب وہ حقیقتہً آ گئے۔ تو ان کی شدید مخالفت کی گئی۔ اور انہیں صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ اور صرف چند لوگ تھے۔ جو ان پر ایمان لائے۔ اپنے سابقہ بیان کو بدلتے ہوئے اس نے کہا۔ ممکن ہے۔ مسیح کی آمد ثانی کے وقت بھی ایسا ہی ظہور میں آئے۔ جب میں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ وہ مسیح کو کس طرح شناخت کرے گا۔ تو وہ کچھ زیادہ نہ بتا سکا۔ اس پر میں نے اسے بتایا۔ کہ مسیح اناجیل کی پیش گوئیوں کے مطابق ہندوستان میں آ چکا ہے۔ اور موجودہ زمانہ ہی اس کی آمد کا زمانہ ہے:۔

مسیح کی آمد ثانی کے متعلق عجیب و غریب عقیدہ

اس نے کہا میرا عقیدہ یہ ہے۔ کہ جب مسیح آئے گا۔ اس وقت ہر شخص فوت ہو جائیگا میں نے اس سے اس عقیدہ کی تائید میں بائیبل سے حوالہ پیش کرنے کے لئے کہا۔ لیکن وہ قطعاً کوئی حوالہ نہ دے سکا۔ اور اس نے یہاں تک کہدیا۔ کہ میرے دفتر میں بائیبل کا کوئی نسخہ موجود نہیں۔ میں نے کہا۔ جو کچھ آپ نے اس باب میں کہا ہے۔ یعنی یہ کہ "جب مسیح آئے گا۔ تو ہر شخص فوت ہو جائے گا" مجھے لکھکر دیدیں۔ لیکن اس نے ٹالنے کی کوشش کی۔ میں نے اصرار کیا۔ مگر وہ اپنے الفاظ کو لکھ کر دینے کے لئے آمادہ نہ ہوا۔ میں نے اسے بتایا۔ کہ اس کا یہ عقیدہ غلط ہے۔ اور بائیبل میں اس عقیدہ کی تائید میں ایک لفظ تک موجود نہیں۔ اس نے کہا۔ میں آپ کو گرانیڈا کے ایک ماہر علم دین کے نام تعارف نامہ لکھ کر دے سکتا ہوں۔ وہ اس مسئلہ کے متعلق آپ کو مطمئن کر دیگا۔

ایک اور پادری سے مسیح کی آمد ثانی کے متعلق بحث

ہم نے اس کے اس مشورہ کا خیر مقدم کیا اس نے اپنے ملاقاتی کارڈ پر Sr. D. Manuel Hurtado کے نام ایک نوٹ لکھ کر دیا۔ اس کے بعد میں اس شخص کے پاس گیا۔ میں نے اس سے بھی وہی سوالات کئے۔ اس نے بھی یہ کہکر پیچھا چھڑانے کی کوشش کی۔ کہ وہ اس مسئلہ کے متعلق خط میں مجھے جواب لکھ دے گا۔ اور اس موضوع پر بعض کتابوں کا مطالعہ کی طرف متوجہ کرے گا۔ میں نے کہا۔ میں تمام کتابیں پڑھ چکا ہوں۔ اور میں اس بارہ میں آپ کے ذاتی خیالات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ پھر ہماری قریباً ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ آخر میں اس نے اعتراف کیا۔ کہ وہ بائیبل کو دیکھنے کے بغیر کوئی حوالہ نہیں دے سکتا۔ حالانکہ اس کے پاس لائبریری سے مدد لینے اور حوالہ تلاش کرنے کے لئے وقت تھا۔ وہ مجھے اس مسئلہ کے متعلق کہ مسیح کی دوبارہ آمد پر ہر شخص فوت ہو جائے گا۔ اپنے الفاظ لکھ کر دینے کے لئے بھی تیار نہ تھا۔ میرا ارادہ تھا۔ کہ اس کی اپنی مذہبی کتب کی رُو سے بحث کر کے اس پر اس عقیدہ کی بطالت ظاہر کروں۔ لیکن اس نے بحث کو ٹال دیا۔ اس نے وعدہ کیا۔ کہ وہ بعد میں مجھے وہ حوالجات بھیج دیگا میں نے کہا۔ یہ کوشش فضول ہے۔ بہر حال میں پسند کروں گا۔ اگر آپ وہ حوالے مجھے بھیج دیں۔ بعد میں اس نے متی باب ۲۴ آیت ۲۹ تا ۳۱۔ اور لوقا باب ۲۱۔ آیت ۲۵ تا ۲۷ کے حوالے ایک کاغذ پر لکھے۔ ان حوالجات کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ ہر شخص فوت ہو جائے گا۔ لیکن میں نے ضروری نہ سمجھا۔ کہ دوبارہ اسے پریشانی میں ڈالوں۔ کیونکہ جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا۔ میں نے گفتگو کے دوران میں اسے بتا دیا تھا۔

مُوروں کا فن تعمیر

میں نے الحمبرہ کو بھی دیکھا۔ فن تعمیر کے لحاظ سے اس کی خوبصورتی کا بیان کرنا میرے لئے ناممکن ہے۔ مجموعی طور پر میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ مُوروں کے طرز اور طریق تعمیر اور ہندوستان میں مغلوں کے فن تعمیر میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ لیکن لطافتِ فن اور نفاست کاری کے لحاظ سے مقدم الذکر موخر الذکر سے بہت اعلےٰ و ارفع ہے۔ یہاں لاہور اور سرینگر کے شالامار باغات کی طرح فوارے ہیں۔ پھولوں کی کیاریاں۔ ثمر دار درخت اور سرو کے درخت نہایت دیدہ زیب ہیں۔ شاہی خوابگاہیں۔ دہلی میں مغلوں کی خوابگاہوں سے بہت مشابہ ہیں۔ محل کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ جہاں سے تمام شہر دکھائی دیتا ہے۔ یہ مسجد شاہجہان کی مسجد کی یاد دلاتی ہے جو اس کے محل کے اندر واقعہ تھی۔ بہت سے مقامات پر "لا غالب الا اللہ" کے الفاظ مختلف طریقوں میں دیواروں پر کندہ ہیں۔ داخلہ کا ٹکٹ ایک روپیہ فی کس ہے۔ میں محل کی اس چھوٹی سی مسجد کے محراب کے اندر گیا اور وہاں نماز عصر ادا کی۔ اور خدا تعالےٰ سے دُعا کی۔ کہ اسلام ایک دفعہ پھر دُنیا کے اس حصہ میں پھیل جائے:۔

اسلامی یادگاروں پر عیسائیوں کی دستبرد

شہر کی تمام مساجد کو گرجاؤں میں تبدیل کر لیا گیا ہے۔ صرف ان کے مینار باقی ہیں۔ ایک مسلمان کے دل اور رُوح کو الحمبرہ سے شہر کی جانب نظر ڈالتے۔ اور یہ محسوس کرتے ہوئے کہ اگرچہ مینار اب بھی قائم ہیں۔ محلات اور باغات اب بھی دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن ان کے اندر وہ رُوح اور وہ شیریں ندائیں جو کسی وقت ملک کی تمام فضا میں گونج رہی۔ اور اس کی وادیوں کو خدا تعالےٰ کے نام سے بھر پور کر رہی تھیں۔ کہیں سنائی نہیں دیتیں۔ سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور مختلف جذبات و احساسات دل میں پیدا ہونے لگتے ہیں۔ عمارات اور ملک کے پرکیف مناظر جو یورپ میں اسلام کے مایہ ناز مقبوضات تھے۔ اور جنہیں دیکھ کر ایک مسلمان پہچان لیتا ہے۔ کہ وہ اسی کے ہیں۔ خوشی کے جذبات پیدا کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی کسی شے کے گم ہو جانے کا احساس کرتے ہوئے اور یہ محسوس کرتے ہوئے۔ کہ یہ ایک جسم ہے۔ مگر بغیر رُوح کے۔ ایک ناقابل بیان درد محسوس ہوتا ہے:۔

تنگ نظر عیسائیوں نے وہاں سے اسلام کے ہر نشان کو مٹا ڈالنے کی کوشش کی۔ عمارتوں میں تغیر و تبدل کرتے ہوئے وہ دونوں مذاہب کے درمیان ایسے امتیازی نشان چھوڑ گئے ہیں۔ جن کا اعتراف کرنے سے عیسائی مصنفین کو شرم محسوس ہوتی ہے۔ عیسائیوں نے ان تبدیلیوں کے باعث اپنی بد صورتی کو بالکل نمایاں کر لیا ہے:۔

موروں کی تعمیر کردہ ایک اور یادگار

بستان جنرلیف Generalife Gardens جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا محل بھی ہے۔ قریب کی ایک پہاڑی پر گرمائی مستقر کے طور پر بنایا گیا تھا۔ الحمرا کی طرح اس میں بھی پانی کے ذخیرے ہیں۔ لیکن وہ اتنے بڑے نہیں۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مور بلحاظ زمانہ مغلوں سے پہلے گذرے ہیں۔ یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ مغلوں نے ان سے اثر قبول کیا۔ اور ان کی طرز تعمیر کو وسعت اور ترقی دے کر اس کی کیفیت عمومی کی اصلاح کی طرف زیادہ توجہ دی۔ لیکن اس کی لطافت اور باریکیوں کی طرف جو سپین میں بکثرت مشاہدہ میں آتی ہیں۔ متوجہ نہیں ہوئے۔ الحمرا اور جنرلیف باغ سے ملحق قلعے ہیں۔ جن پر مخصوص طرز کے مینار ایستادہ ہیں۔

میں جنرلیف قلعہ کے مینار کے اوپر گیا مینار کی چوٹی پر ایک بہت بڑا گھنٹہ آویزاں ہے۔ اور یہ ہر سال یکم اور ۲ جنوری کو استعمال ہوتا ہے۔ گرانیڈا کی فتح کی تقریب ۲ جنوری کو باقاعدہ طور پر منائی جاتی ہے شہر کے کونسلر ایک بہت بڑے اور پرشوکت جلوس میں شہر کے بازاروں کا گشت لگاتے اور کلیسا میں جو دراصل پرانے وقتوں میں ایک مسجد تھی۔ رسم عبادت میں شامل ہوتے ہیں۔ نوجوان لڑکیاں یکم جنوری کی دوپہر سے لے کر ۲ جنوری کی شب تک متذکرۃ الصدر مینار کا گھنٹہ بجاتی رہتی ہیں۔ اور انہیں اس بات کا یقین ہوتا ہے۔ کہ اس سال جس کے لئے گھنٹے کا بجنا ایک خوش کن نشان ہے۔ ان کی شادی ہو جائے گی۔ میں نے بعض اہم مقامات کے فوٹو بھی لئے۔

شہر کورڈووا اور اس کا دلفریب منظر

گرانیڈا سے میں کورڈووا گیا۔ اس وقت اس کی آبادی ۰۰۰ . . ہے۔ پرانے وقتوں میں ۰۰۰ . . . . تھی۔ یہ شہر دریائے وادی الکبیر کے زرخیز کناروں پر واقع ہے۔ دریائے وادی الکبیر قدیم زمانوں میں اس شہر تک جہاز رانی کے قابل تھا۔ اس شہر کی آب وہوا گرانیڈا سے اچھی ہے۔ لیکن گرمیوں کے موسم میں یورپینوں کے لئے زیادہ گرم ہوتی ہے پہاڑیوں گلستانوں اور لہلہاتی ہوئی کھیتیوں کے مسکراتے ہوئے مناظر کے درمیان میں پوشیدہ، تمام اطراف سے سنگتروں اور لیموں کے باغات، زیتون کے جھنڈوں اور انگور کے چمنستانوں کے درمیان محصور، اور شفاف نیلگوں آسمان کے نیچے سورج کی فرحت افزا کرنوں میں مستور۔ یہ شہر اپنی چمکتی ہوئی سفید دیواروں کے ساتھ تاریخی یادگاروں سے پر ہے۔ اور بحیثیت مجموعی میں کہہ سکتا ہوں کہ گرانیڈا کی نسبت کورڈووا میں میں نے زیادہ آرام محسوس کیا۔ قدیم زمانے میں یہ شہر ۲۴ میل لمبا اور چھ میل چوڑا تھا۔ اور اس میں ۳۰۰۰ مسجدیں اور ۷۰۰ پبلک غسل خانے تھے لیکن آج ان عمارات میں سے ایک تاریخی مسجد کے سوا جس کی تعمیر عبدالرحمٰن نے شروع کی تھی، اور جو اب The Mezquita کہلاتی ہے۔ کچھ بھی باقی نہیں رہا۔

کورڈووا صدیوں تک اسلامی تمدن کا مرکز رہا ہے۔ مصنف عقد الفرید ابن حزم اور ابن رشد ایسی شخصیتوں کا یہ زاد بوم ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہاں حقیقی اسلام کی روح کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ کورڈووا میں میں نے ایک غیبی اثر محسوس کیا۔ جس نے میرے دل اور روح کو خدا کی طرف مائل کر دیا۔

کورڈووا کی ایک تاریخی مسجد

یہ تاریخی مسجد (جس کا اوپر ذکر ہوا ہے) اپنی نوعیت میں ایسی مخصوص وضع رکھتی ہے۔ کہ تنگ نظر عیسائی اسے مکمل طور پر کلیسا میں تبدیل نہیں کر سکے۔ تاہم انہوں نے بہت عرصہ اسے گرجا کے طور پر استعمال کیا۔ اس کی لمبائی ۷۴۲ اور چوڑائی ۴۲۵ فٹ ہے۔ اس وقت مسجد کی عام کیفیت تاریک اور بھیانک نظر آتی ہے۔ لیکن اس کی ذمہ داری عیسائیوں پر ہے۔ ابتداء میں اس کے ۲۱ دروازے تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ ان میں سے متعدد بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور متعدد مقامات پر حضرت مسیح اور مریم کے بت جن کے ساتھ دو قندیلیں ہیں۔ قربانگاہیں بنانے کی غرض سے لوہے کی سلاخوں کے اندر رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے سامنے چند کرسیاں رکھی ہوئی ہیں کرسیاں نہایت بھونڈی اور مسجد میں نہایت غیر موزوں اور بدصورت معلوم ہوتی ہیں۔ چونکہ بہت سے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں روشنی اندر داخل نہیں ہوتی۔ اس لئے اندرونی حصہ تاریک و تار نظر آتا ہے۔ اگرچہ یہ عمارت اب گورنمنٹ کی ملکیت ہے۔ تاہم معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر کم وبیش رومن کیتھولک پوجاری ہی مسلط ہیں۔ محراب سے جو اس وقت بھی اسی نام سے موسوم ہوتا ہے۔ تمام سنہری زیورات اتار لئے گئے ہیں۔ جو ایک مختصر کمرے میں رکھے ہوئے ہیں۔ محراب کے سامنے لوہے کا ایک کٹہرا لگا ہوا ہے۔ اس میں داخل ہونے کے لئے قریباً ایک شلنگ چھ پنس ادا کرنے پڑتے ہیں۔ سونے کے زیورات بھی جن پر معلوم ہوتا ہے بھاری قابض ہیں۔ دیکھے جا سکتے ہیں مسجد کے خوبصورت ستون جو تعداد میں ۱۰۰۰ ہیں۔ جنگل کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔ مسجد کے وسط میں ایک چھوٹی سی عمارت ہے جسے اب گرجا بنا لیا گیا ہے۔ اس میں عبادت کے لئے چبوترے ہیں۔ میں نے اس حصہ میں سیاہ لباس میں ملبوس نہایت بھیانک شکلوں والے عیسائی راہب دیکھے۔ وہ چلا رہے تھے۔ مگر میں اسے سمجھ نہیں سکا۔ شاید وہ مسیح کے مذہبی گیت الاپ رہے تھے۔ بہرحال وہ مجھے نہایت زشت اور مکروہ معلوم ہوئے ؛

میرا خیال ہے مسجد کی یہ درمیانی جگہ مقصورہ ہے۔ جو مسلمان بادشاہوں کے لئے بنائی جاتی۔ اور نماز کے اوقات میں ان کے لئے مخصوص ہوتی تھی۔ یہ جمعہ کا دن اور دوپہر کا وقت تھا۔ جب میں وہاں گیا۔ مسجد کے ہر حصہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ٹہلتے ہوئے ان پوجاریوں کے شور کو مغلوب کرنے اور کروڑوں فوت شدہ مسلمانوں کی روحوں کو خوش کرنے کے لئے جس قدر زور سے ہو سکا میں نے اللہ اکبر کے نعرے لگائے اذان دی۔ اور صدائیں بلند کیں۔ اور قرآن کریم کی آیات تلاوت کیں۔ تب میں محراب کے اندر گیا۔ جہاں نماز ادا کی۔ مجھے گمان نہیں کہ اس تاریخی مقام میں اس وقت سے لے کر کہ وہ عیسائیوں کے ہاتھوں میں جا چکا ہے کسی مسلمان سیاح نے میری طرح یہیں اذان دی ہو ؛

مسجد کا وہ حصہ جس پر چھت پڑی ہوئی ہے۔ مسجد کے مشرقی جانب کے کھلے حصہ سے ایک دیوار اور ایک بہت بڑے چوبی دروازہ کے ذریعہ علیحدہ کیا گیا ہے۔ کھلے حصہ کے اردگرد بھی دیواریں ہیں۔ مسقف حصہ میں کوئی تالاب یا فوارہ معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن کھلے حصہ (یعنی صحن) میں ایک مستطیل تالاب ہے۔ جس میں اس کے چاروں کونوں سے پانی گرتا ہے۔ غالباً یہ وضو کرنے کی جگہ ہے یہ صحن ہندوستان میں مغلوں کی تعمیر کردہ مسجدوں کے صحنوں کی طرح بہت کشادہ نہیں۔ مینار صحن کے مشرق میں واقع ہے۔ اور دور سے ہندوؤں کا مندر معلوم ہوتا ہے اس کی بلندی ۔ ۔ فٹ ہے۔ یہ مینار ان میناروں کی طرز کا نہیں۔ جو ہندوستان اور ترکی کی مسجدوں میں بنائے جاتے ہیں۔ سارے شہر میں یہ سب سے زیادہ اونچی عمارت معلوم ہوتی ہے۔ مسجد دریا سے جو اس کے شمال میں بہتا ہے۔ قریباً ایک سو گز کے فاصلہ پر ہے ؛ (باقی)

ترجمانِ احرار مجاہد کی ایک غلط بیانی کی تردید

اخبار مجاہد ۱۱ مارچ میں مولوی محمد اسحاق صاحب احمدی آف کھرپیڑ کے متعلق شائع ہوا ہے۔ کہ انہوں نے مناظرہ سے فرار اختیار کیا۔ حالانکہ اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ ہمیں ایک رقعہ منجانب ملا محمد اسماعیل احراری ملا۔ جس میں مناظرہ کی دعوت تھی۔ ملا مذکور چونکہ قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ کرنے اور حدیث کی عربی عبارت پڑھنے سے بھی قاصر ہے۔ علاوہ ازیں وہ ہمارے دوستوں سے موگا میں قرض کے طور کچھ روپیہ حاصل کرکے اور پھر اسے واپس نہ دے کر اپنی بددیانتی پر مہر ثبت کر چکا ہے۔ اس لئے جواباً تحریر کیا گیا کہ S. D. M. قصور کی معرفت اول حفظ امن کی ذمہ داری ضروری ہے۔ یا پھر کسی ذمہ دار آدمی کی طرف سے یہ چیلنج ہو۔ یا قصور میں مناظرہ ہو۔ ہم منتظر تھے۔ کہ جواب آنے پر تصفیہ ہوگا۔ مگر مولوی محمد اسحاق صاحب قریباً ۱۰ منٹ کے بعد جب مسجد غیر احمدیاں میں گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ فرار کا الزام لگانے والے خود مفرور ہو گئے ہیں۔ قصور کے اسکرٹری و جائنٹ سکرٹری جماعت احرار کو اگر اب بھی حوصلہ اور ہمت ہے تو وہ S. D. M. صاحب قصور سے حفظ امن کی ذمہ داری کا یقین دلا دیں۔ اور ہمارے سکرٹری مولوی عبدالقادر صاحب احمدی سے خط وکتابت کرکے فیصلہ کرائیں۔ ہم ہر وقت

الحركة الاحمدية في الديار العربية

"ذیل میں مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ بلاد عربیہ کی رپورٹ احباب کے مطالعہ کے لئے شائع کی جاتی ہے۔ ان کی یہ پہلی رپورٹ ہے۔ اور کوائف مندرجہ سے معلوم ہوگا۔ کہ انصار اللہ کی تحریک بلاد عربیہ میں کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اور احمدی عرب اپنی تبلیغی ذمہ داریوں کو شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ اور اس ضمن میں نظارت دعوۃ وتبلیغ کی تجاویز پر عمل پیرا ہیں۔ انصار اللہ کی وہ ہندوستانی جماعتیں جنہوں نے ایک وقت تک کام کر کے پھر اپنے لائحہ عمل کو نسیاً منسیاً کر دیا ہے۔ وہ اپنے ان احباب سے سبق سیکھیں۔ خصوصاً جماعت احمدیہ امرتسر۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں یہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ دس فروری ۱۹۳۶ء کو خاکسار نے مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری سے حیفا مشن کا چارج لے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری امداد کرے اور میری کمزوریوں کو سلسلہ کی ترقی میں حائل نہ ہونے دے۔ آمین ثم آمین۔

درس القرآن

جس دن میں نے چارج لیا۔ اسی دن سے یعنی "دوشنبہ مبارک دوشنبہ" کی مبارک فال کے مدنظر جامع سیدنا محمود واقعہ کبابیر میں بعد نماز مغرب قرآن کریم کا درس شروع کر دیا گیا ہے۔ جو باقاعدہ آج تک جاری ہے۔ احمدی احباب خورد و کلاں شوق سے درس سنتے ہیں اور بسا اوقات بعض غیر احمدی بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور آزادانہ طور پر قرآن حمید کے معانی پر غور کرنے کا موقعہ بہم پہونچایا جاتا ہے۔ دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا کرے۔

ہفتہ واری اجلاس

انجمن ہائے انصار اللہ حیفا و کبابیر کے ہفتہ وار اجلاس باقاعدہ منعقد ہوتے رہے۔ ہر اجلاس میں قریباً پانچ یا پانچ چھ چھ تقریریں ہوتی رہیں۔ جن کے عنوان بالعموم وفات مسیح علیہ السلام۔ ختم نبوت۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام۔ مکالمۃ اللہ۔ اخوت اسلامی۔ کسر صلیب تھے۔ ممبران انصار اللہ بڑی دلبستگی کے ساتھ جلسوں میں شامل ہوتے اور تحریری و تقریری ہر طریق سے لیکچر دیتے رہے۔ اس ضمن میں اخویم مکرم السید منیر الحصنی کی مساعی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ بلا ناغہ ہر جلسہ میں شریک ہوتے اور تقریروں میں حصہ لیتے ہیں۔ ان جلسوں میں میں نے مستقل طور پر چار تقریریں کیں۔ در شریع اور لیکھ کے ساتھ پیش کردہ اعتراضات کے جوابات دیئے۔

انفرادی تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں شیخ سلیم الربانی۔ السید محمد العودی۔ الشیخ کامل حسن۔ السید محمود العودی۔ السید عبد المالک ممبران انصار اللہ نے تبلیغ کے لئے ایک ایک دن وقف کیا۔ ہم نے ذاتی طور پر قریباً بیس اشخاص تک پیغام حق پہونچایا۔ اور ایک مجلس میں چند غیر احمدیوں کو دعوت احمدیت دی۔ اور ان کے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ ان میں سے بعض نے ہماری تبلیغ گاہ پر آنے کا وعدہ کیا۔

انصار اللہ کی تبلیغی مساعی

انصار اللہ کی تبلیغی رپورٹ خوش کن کوائف پر مشتمل ہے۔ انہوں نے حیفا کے مختلف حلقوں میں تبلیغ کی۔ دوران تبلیغ میں بکثرت لوگ جمع ہو جاتے رہے۔ اور اس طرح وہ تھوڑے سے وقت میں ایک کثیر تعداد تک پیغام حق پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ ایک غیر احمدی بڑے جوش میں آکر کہنے لگا۔ کہ آئیوالا مسیح آسمان سے آئیگا۔ اور دمشق کے منارہ بیضاء کی چوٹی پر آکے بیٹھ جائیگا۔ پھر منارہ اس کے روحانی بوجھ سے خود بخود زمین میں دھنس جائیگا۔ اور اس طرح مسیح زمین پر قدم رنجہ فرمائینگے۔ یہ خیالات ظاہر کرتے ہیں کہ بلاد عربیہ کے مسلمانوں کی مذہبی واقفیت کیسی ہے۔ انفرادی تبلیغ میں برادرم منیر الحصنی نمایاں کام کر رہے ہیں اور غیر معین طور پر آپ نے بہت سے لوگوں کو دعوت احمدیت دی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے۔

تبلیغی لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں ساڑھے تین سو کے قریب مختلف تبلیغی ٹریکٹ مسلمانوں۔ عیسائیوں اور یہودیوں میں تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں ماہوار رسالہ البشریٰ کے دو نمبر اول و دوم شائع کئے گئے۔ ان کی معقول تعداد خریداران کے علاوہ مختلف ممالک کے افراد اور رسائل و اخبارات کے نام روانہ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اسے مفید و بابرکت بنائے اور نیک نتائج مترتب فرمائے۔ انسانی طبیعت فطرتاً تنوع پسند واقع ہوئی ہے اس لئے جماعت احمدیہ کے عربی دان اہل قلم حضرات سے درخواست ہے۔ کہ اپنے قلم کو حرکت دیں۔ اس باب میں جملہ اساتذہ کرام مبلغین سلسلہ احمدیہ۔ طلباء جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ خاص طور پر میرے مخاطب ہیں۔ جنوری ۱۹۳۶ء سے ہمارا رسالہ نئے سال میں داخل ہو چکا ہے۔ میں بہی خواہان سلسلہ اور اپنے مربیوں سے عرض پرداز ہوں کہ وہ مالی طور پر بھی ہماری اعانت فرمائیں۔ ہندمیں سالانہ قیمت تین روپے اور سائر ممالک سے پانچ شلنگ ہے۔ اندرون فلسطین میں صرف بیس قرش۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اس مفید اور کارآمد رسالہ کو بابرکت بنائے۔

احمدیہ سکول

مولانا ابوالعطاء صاحب کی روانگی پر برادرم سید منیر الحصنی ان کے ہمراہ دمشق تک گئے اور قریباً ایک ہفتہ تک مجھے مدرسہ میں خود کام کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مدرسہ کی تعلیمی حالت مجموعی لحاظ سے بہت ہی اچھی ہے۔ حکومت فلسطین نے اپنے قوانین کے لحاظ سے طلباء کی تعداد کے مطابق معین ایڈ منظور کر لی ہے۔ جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت نے بھی اعانت کا وعدہ فرمایا ہے۔ مدرسہ میں حفظ قرآن کا بھی باقاعدہ انتظام کر لیا گیا ہے۔ مکرم سید منیر الحصنی اور عبد اللہ الحاج الکراتی مستقل طور پر مدرسہ میں کام کرتے ہیں۔

اخوت اسلامی

مصر میں ایک قابل امداد احمدی کو میں نے اپنے پاس سے بیس قرش بطور امداد بھیجے۔ اور ایک احمدی دوست جو یک بیک ایک ناگہانی مصیبت کا شکار ہو گئے تھے۔ اور فوری امداد کے مستحق تھے جماعت ہائے احمدیہ حیفا و کبابیر نے سات پونڈ کے قریب چندہ جمع کر کے انکی اعانت کی۔ اور اس طرح اخوت اسلامی کی ایسی شاندار مثال قائم کی جو ان احمدی احباب کے اخلاص کی آئینہ دار ہے۔ اس ضمن میں علاوہ مالی امداد کے شخصی قربانی کے اعتبار سے شیخ سلیم الربانی اور سید عبد القادر العودی مختار قریہ کبابیر کی مساعی جمیلہ مستحق تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے تمام احباب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

چندہ تحریک جدید

جماعت ہائے احمدیہ بلاد عربیہ نے اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جس گرمجوشی اور فراخ حوصلگی سے چندہ تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ وہ اخبار الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں اندراج پا چکا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ڈیڑھ پونڈ چندہ وصول ہوا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجوا دیا گیا ہے۔ احباب نہایت اخلاص کے ساتھ مرکز سلسلہ سے بلند ہونیوالی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے مستعد ہے۔ اللھم زد فزد۔

احراری کارگزاری اور جماعت ہائے احمدیہ بلاد عرب

یوں تو "احرار" مادر پدر آزاد ہیں ہی۔ مگر ان کی بڑھتی ہوئی اشتعال انگیزیوں اور مرکز سلسلہ قادیان دارالامان کے خلاف معاندانہ اور شرم و حیا سے عاری منصوبوں کو دیکھکر جماعت ہائے احمدیہ بلاد عرب اپنے پیارے امام کی کامگاری اور فائز المرامی کیلئے اللہ تعالیٰ سے دن رات دعائیں کرتی ہیں۔ احمدیہ نیشنل لیگ کور کے قائد اعظم

چندہ تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے والے مخلصین کی فہرست

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چندہ تحریک جدید پر لبیک کہنے والے مخلصین اپنی موعود رقوم کو جلد تر ادا کر کے ثواب لینے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہے ہیں ذیل میں جو فہرست ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء تک وعدوں کو پورا کرنے والوں کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد دی جا رہی ہے اس میں سوائے آٹھ احباب کے باقی احباب ایسے ہیں۔ جن کے ادا کرنے کا وعدہ دوران سال کے کسی ماہ میں تھا۔ یا بعض نے جون ۱۹۳۶ء کے بعد کا کوئی مہینہ مقرر کیا ہوا تھا۔ مگر انہوں ۱۵ مارچ تک ہی اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ تا ان کو زیادہ ثواب ملے۔ جیسا کہ کراچی سے منشی محمد عبد الحق صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے حضرت اقدس سے منظوری لے لی تھی۔ کہ سال رواں کا چندہ تحریک جدید مبلغ۔۔۔ جو خدا کے فضل سے پچھلے سال سے ڈیوڑھا ہے۔ چار اقساط میں ادا کروں گا۔ اور پہلی قسط نومبر کی تنخواہ ملنے پر ارسال کروں گا۔ مگر اپنی کوتاہی کی وجہ سے پہلی قسط وعدہ پر ارسال نہ کر سکا۔ جس کا مجھ کو ازحد افسوس ہے۔ اور اس کی تلافی کی صورت میں نے یہ مقرر کی ہے۔ کہ تمام رقم یکمشت ادا کر دوں لہذا کل رقم مبلغ۔۔۔ روپیہ قرض حضور کی خدمت میں بھیج رہا ہوں“۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح قادیان کے ایک دوست مولوی عنایت اللہ خانصاحب تجربہ کار ہیں۔ لکھتے ہیں۔ میں نے گذشتہ سال بھی پانچ روپیہ کا وعدہ بے کاری کی حالت میں کیا تھا۔ جو ادا کر دیا تھا۔ اس سال کی تحریک کے وقت بھی بیکار تھا مگر میں نے توکل علی اللہ پانچ روپیہ کا وعدہ کیا۔ ادائیگی کا کوئی ظاہری سامان نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ۲۲ دن کا ایک کام نکال دیا۔ وہاں سے مجھے اجرت سات روپیہ ۱۰ آنہ ملی۔ جن میں سے پانچ روپیہ چندہ تحریک جدید کا ادا کرنا سب سے پہلے ضروری سمجھا۔ چنانچہ رقم داخل کر رہا ہوں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

وعدہ کرنے والے مخلصین کو چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد اپنے وعدہ کا ایفا کرتے ہوئے رضاء الٰہی حاصل کریں۔ اور حضور کے اس ارشاد کو مد نظر رکھیں۔ کہ اگر کوئی شخص سمجھتا ہے۔ کہ میں مجبور ہوں۔ اور مشکلات میں گھرا ہوا ہوں۔ تو اسے سمجھنا چاہیئے۔ کہ کامیابی بغیر مشکلات برداشت کئے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی تکلیفوں کے بعد آتی ہے۔“ وعدے پورے کرنے والے مخلصین کی فہرست حسب ذیل ہے۔

نام	رقم
سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد معہ بیگم صاحبہ	۵۰۰
خانصاحب شیخ نعمت اللہ صاحب سندھ	۳۷۵
ڈاکٹر سراج الدین صاحب ملتان	۷۵
شیخ محمد صدیق صاحب کلکتہ	۱۰۰
شیخ محمد حسین صاحب "	۱۰۰
میاں محمد اسمٰعیل صاحب "	۵
میاں شمس الدین صاحب "	۵
میاں یوسف علی صاحب مونگھیر	۵
میر صدق علی صاحب "	۵
شیخ طاہر الدین احمد صاحب کرنگ	۳۱
بابو محمد حسین صاحب شیموگہ	۴۰
ڈاکٹر عبد الکریم صاحب فیض آباد	۱۰۵
بابو محمد عظیم خانصاحب "	۵
منشی محمد ظہیر الدین صاحب علی پور کھیڑہ	۱۵
سید محمود اللہ شاہ صاحب نیروبی	۳۲۹
چوہدری محمد شفیع صاحب بلوہٹ ڈویژن	۲۰۰
خان خواص خانصاحب "	۱۰۰
منشی حشمت علی صاحب پاک پٹن	۱۸
میاں کریم بخش صاحب نابھہ	۱۱
میاں عبید اللہ خانصاحب "	۶
خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل	۲۵
چوہدری فضل احمد صاحب بھینی بسوال	۶۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری فضل احمد صاحب موصوف (قیمت دو عدد کانٹا طلائی)	۶۱
مولوی تاج الدین صاحب مدرسہ احمدیہ	۳۰
مولوی سکندر علی صاحب بھینی متصل قادیان	۷-۸
منشی فتح الدین صاحب دفتر پرائیویٹ سکرٹری	۱۵
جمعدار نعمت اللہ خان صاحب ڈرل ماسٹر قادیان	۱۲
حوالدار عبد الغنی صاحب	۵
لفٹیننٹ نذر حسین صاحب محلہ دار الفضل	۵
ڈاکٹر منظور احمد صاحب "	۵
مستری محمد رمضان صاحب "	۵
مولوی علی گوہر صاحب رحیم آباد	۲۱
مولوی عنایت اللہ خانصاحب تجربہ کار کمپونڈر نور ہاسپٹل	۵
حکیم عبد العزیز خانصاحب ٹیچر ہائی سکول قادیان	۱۰
قاضی بشیر احمد صاحب دفتر تحریک جدید "	۱۵
مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ بہیٹ "	۱۵
میاں بھاگ صاحب محلہ دار الفضل	۶
مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر	۲۲
مولوی عبد الغفار صاحب جامعہ احمدیہ	۵
مولوی عنایت اللہ خان صاحب "	۵
ماسٹر شیر عالم صاحب بی اے بی ٹی ضلع گجرات معہ اہلیہ صاحبہ	۱۲۵
چوہدری عبد العزیز صاحب چک سکندر گجرات	۸۰
منشی غلام حیدر صاحب تلونڈی راہوالی	۱۰
ماسٹر محمد الدین صاحب ہریا گجرات	۱۲
چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج ہوشیارپور	۲۴۰
خورشید بیگم و نذیر بیگم دختران خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب	۲۰
چوہدری امداد علی خان صاحب بیگم پور کنڈیلہ متصل سرگودھا	۵
امۃ البتول صاحبہ زوجہ چوہدری امداد علی خانصاحب بیگم پور	۲۰
بابو صاحب ملازم خان بہادر چوہدری نعمت خانصاحب	۵
مسماۃ عمری صاحبہ زوجہ بابو صاحب ملازم خان بہادر صاحب	۵
سرفراز خان صاحب امرتسر معہ اہلیہ صاحبہ	۲۰
شیخ عبد الغنی صاحب دھوری	۱۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد الستار صاحب مرزنگ	۶
مرزا عبد اللہ بیگ صاحب مالیر کوٹلہ	۵-۴
ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ چھاؤنی معہ اہلیہ صاحبہ	۲۴۰
میاں اشرف اللہ صاحب سب پوسٹ ماسٹر نوشہرہ	۳۵
ڈاکٹر محمد انور صاحب ہرنولی	۱۱۰
ڈاکٹر بشیر الدین صاحب مدہ رانجھا	۷
شیخ غلام قادر صاحب پٹھان کوٹ	۱۱
حکیم محمد صدیق صاحب شاہدرہ	۳۵
اہلیہ حکیم محمد صدیق صاحب	۶
شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ نیروبی	۳۵

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

تحریک جدید کے دوسرے مالی سال کی کامیابی

چندہ تحریک جدید کا دوسرا سال شروع ہوا تو کیا بتاؤں کس طرح اس سال کی رقم چندہ کی تفصیل کا انتظار کر رہی تھی الفضل کا ہر پرچہ کھولتے وقت میرا دل ساکت ہونے لگتا تھا اس خیال سے کہ کہیں چندہ کی رقم کے متعلق پہلے سال کی برابری کا اعلان تو نہیں نکلتا۔ دعا کرتی تھی الہ العالمین جماعت کو مومنانہ قدم اٹھانے کی توفیق دیجو۔ آہ! میرا دل اس خیال سے کہ کہیں یہ سال بھی پہلے سال کے برابر نہ رہے شرم سے کٹنے لگتا تھا۔

جس روز الفضل کا خطبہ نمبر پہنچا اور میں نے پوچھا۔ خطبہ کس امر کے متعلق ہے۔ تو جواب ملا۔ "دوسرے سال کے چندہ کے متعلق" میں نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے الفضل لی اور خطبہ کا ہیڈنگ دیکھا۔ ایک لاکھ ساڑھے دس ہزار“ کا اعلان پڑھا تو اطمینان کا لمبا سانس لیا۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور شکر کا سجدہ ادا کیا۔ کہ رب العالمین تیرا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ میری پیاری ملت کو تو نے اپنے فضل سے مومنانہ قدم اٹھانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اے رب السمٰوات تیرے حضور التجا ہے۔ کہ تیسرے سال کا قدم پہلے دو سالوں سے بھی سبقت لیجائے

راقمہ۔ امۃ الحفیظ بیگم شمیم از اپریما

غیر مبائعین کے ایک آنریری مبلغ کا حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر سے ناروا سلوک

لائلپور میں قاضی فضل قادر صاحب غیر مبایع کو کبھی کبھی مباحثہ کا شوق چرایا کرتا ہے۔ چند دن ہوئے وہ مجھ سے تبادلہ خیالات کے لئے "مسجد فضل" میں تشریف لائے۔ اس موقعہ پر خاکسار نے قاضی فضل قادر صاحب کے سامنے ختم نبوت کے متعلق اپنا عقیدہ لکھ کر پیش کیا۔ اور ساتھ ہی تبدیلی عقیدہ کے بارہ میں بھی اپنا عقیدہ تحریر کیا۔ اور قاضی فضل قادر صاحب کو یہ تحریر پڑھ کر سنائی گئی۔ جس پر قاضی فضل قادر صاحب نے اس تحریر کو فضول اور بے معنی قرار دیا۔ اور بالآخر میرے کہنے پر اس تحریر پر اپنے قلم سے یہ الفاظ لکھ دئے۔

میرے نزدیک یہ ساری تحریر بے معنی ہے۔ (دستخط) فضل قادر

حالانکہ ختم نبوت کے متعلق جو عقیدہ میں نے اس تحریر میں لکھا تھا۔ وہ میرے اپنے الفاظ میں نہ تھا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل الفاظ تھے۔ جو میں نے ریویو بر مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی سے نقل کئے تھے۔

"نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو ممتنع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کرے۔ لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب ہو مستفاض ہو۔ یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو امتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ کے نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مستقلہ جو براہ راست ملتی ہے۔ اس کا دروازہ قیامت تک بند ہے۔ اور جب تک کوئی امتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا نبوت محمدیہ کی غلامی کی طرف منسوب نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا"

جب قاضی فضل قادر صاحب کو بعد میں ریویو بر مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی سے یہ عبارت پڑھ کر سنائی گئی تو سخت شرمندہ اور کھسیانے ہوئے ... اٹھ کر چلے گئے۔ یہ ہے۔ غیر مبایعین کی حالت۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر ہماری طرف سے اس صورت میں پیش ہو کہ وہ محسوس نہ کر سکیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہے۔ تو جھٹ اسے لغو اور بے معنی قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ اس واقعہ نے ظاہر کر دیا کہ اس غیر مبایع دوست کو جو اپنے آپ کو سکرٹری تبلیغ اور آنریری مبلغ لکھا کرتے ہیں۔ یہ تحریر صاف طور پر امکان نبوت غیر امت کے عقیدہ پر مشتمل نظر آئی۔ مگر چونکہ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر ہے۔ اس لئے انہوں نے جھٹ اسے بے معنی قرار دے دیا ہے۔

خاکسار:- قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائل پور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مخالفین کے متعلق ایک رویاء

تذکرہ صفحہ ۳۴۶ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسب ذیل رویاء درج ہے۔

"شب گذشتہ کو میں نے ایک خواب دیکھا۔ کہ اس قدر زنبوریا رجن سے مراد کمینہ دشمن ہیں۔ کہ تمام سطح زمین ان سے پُر ہے۔ ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے۔ اس قدر ہیں۔ کہ زمین کو ترشا ڈھانک دیا ہے۔ اور تھوڑے ان میں سے پرواز بھی کرتے ہیں۔ جو نیش زنی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں مگر نامراد رہتے ہیں۔ میں اپنے شریف اور بشیر کو کہتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو۔ اور بدن پر پھونک لو۔ کچھ نقصان نہیں کر سکے۔ اور وہ آیت یہ ہے۔ واذا بطشتم بطشتم جبارین۔ پھر بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔"

یہ عبارت بالکل واضح اور عام فہم ہے۔ اس میں کسی تاویل اور تشریح کی ضرورت

نہیں۔ پرواز کرنے والے وہ احرار لیڈر اور راہ نما ہیں۔ جو احمدی جماعت کو دکھ پہنچانے کا تہیہ تو کئے ہوئے ہیں۔ مگر اپنے منصوبہ میں نامراد اور خائب و خاسر ہیں۔ پھر قرآن شریف کی آیت موصوفہ بالا کا یہ مطلب ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی استعانت چاہو۔ جو جبار ہے۔ میں اپنے عزیز بھائیوں اور بزرگوں سے بڑے ادب سے التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی مشیت اور اس کی قضاء و قدر کے ماتحت دعاؤں اور استغفار سے کام لیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دشمنان سلسلہ کی شرارتوں سے اسلام اور احمدیت کو محفوظ رکھے۔

خاکسار:- عبدالعزیز از نوشہرہ ککے زئیاں

ایک غیر احمدی کو رویاء میں حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت

ایک شخص مسمی حبیب خان موضع کیانی ریاست چمبہ میں سکونت پذیر ہے۔ وہ عرصہ چار سال سے بعارضہ جذام بیمار تھا۔ اس کی ٹانگوں کا گوشت جھڑ رہا تھا۔ ایک دن اس کی ایسی حالت ہو گئی جس سے اس کے سب رشتہ دار گھبرا گئے۔ وہ بے ہوش پڑا تھا۔ اور عالم بے ہوشی میں باتیں کر رہا تھا۔ سب کا یہی خیال تھا۔ کہ اب یہ حالت نزع میں ہے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد اس کو ہوش آ گیا۔ اور اس نے لوگوں سے کہا۔ میری بات سنو۔ مجھے ایک شخص سیاہ فام حالت بے ہوشی میں کہتا ہے۔ تو نے مجھ کو دس سال سے قید کیا ہوا ہے۔ مجھے چھوڑ دے۔ میں نے اس کو کہا۔ میں نے تجھ کو کب قید کیا ہوا ہے مجھ کو کچھ خبر نہیں۔ اور نہ میں نے تجھ کو کسی طرح سے مقید کیا ہے۔ اگر تیرا یہ خیال ہے۔ تو میں نے تجھ کو معاف کیا۔ اس پر وہ سیاہ فام شخص میری پاؤں کی طرف بیٹھ گیا۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک بزرگ نہایت خوش شکل میرے سر کی طرف جلوہ گر ہوئے۔ اور مجھ سے فرمانے لگے۔ تو اس سے مت گھبرا۔ تجھ کو کچھ نہیں ہو گا۔ صرف تو اپنے گناہوں سے توبہ کر۔ بعد ازاں اس بزرگ نے قرآن مجید کا رکوع سنایا۔ مگر مجھے یاد نہیں۔ کہ کونسا پارہ تھا اور فرمانے لگے۔ اب تو تندرست ہو جائے گا۔ پھر اسی وقت اس بزرگ نے اس مرد سیاہ فام کے منہ پر تھپڑ مارا۔ اور گھر سے باہر نکال دیا۔ میں نے عرض کیا۔ آپ میری اس حالت بے بسی میں مددگار رہے آپ کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے۔ مجھ کو غلام احمدؐ کہتے ہیں۔ تشریف لے جاتے وقت فرماتے گئے ہم بیس دن کے بعد پھر آئیں گے۔ اس کے بعد مسمی مذکور کو اس کے رشتہ دار موضع مذکور سے شہر چمبہ میں لے آئے۔ لوگوں نے کہا ہسپتال میں علاج کراؤ۔ مگر اس نے نہ مانا۔ آخر دیسی علاج شروع کیا۔ جس سے اسے بالکل آرام ہو گیا۔ بیس یوم کے بعد پھر رات کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پر جلوہ گر ہوئے۔ اور فرمایا۔ اب تو اپنی جائے سکونت موضع کیانی میں چمبہ سے چلا جا۔ اور وہاں اپنے مکان کے اندر ایک چبوترہ بنا۔ اور وہ مخصوص کر کے نماز کی جگہ بنا۔ اور نماز پڑھنے سے کبھی غافل نہ ہونا۔ یہ شخص ابھی تک جماعت احمدیہ میں شامل نہیں۔ لیکن امید ہے کہ انشاء اللہ جلد ہی داخل احمدیت ہو جائے گا۔

خاکسار:- مرزا احسین بیگ از چمبہ

ضروری اطلاع

[illegible] ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ایک جلسہ [illegible] کرنا چاہتی [illegible] اور اس کے اخراجات کے لئے ادھر ادھر کی جماعتوں سے چندہ کی اجازت [illegible] ہے۔ چونکہ یہ جماعت چھوٹی ہے اور حالات کے ماتحت یہاں جلسہ کا ہونا ضروری سمجھا گیا ہے۔ اس لئے [illegible] جماعت کو جلسہ کے لئے ڈسکہ کی ارد گرد کی جماعتوں سے چندہ وصول

رشتہ کی ضرورت

ایک ہونہار بارورگار خوش سیرت و خوش صورت کے زئی قوم کے ایک معزز شہری خاندان کے ممبر مخلص احمدی نوجوان کے لئے جنکی اس وقت تقریباً دو سو روپیہ ماہوار آمد ہے۔ مناسب اور موزوں رشتہ کی ضرورت ہے۔ اس کے متعلق گفتگو یا خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جائے۔

خاکسار:۔ محمد اسمٰعیل عفی عنہ (پروفیسر جامعہ احمدیہ) قادیان

یوم التبلیغ کے موقعہ پر تقسیم کرنے کیلئے بہترین ٹریکٹ

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے ماتحت ایک ڈپو نے یوم التبلیغ کے موقعہ پر غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نہایت مؤثر۔ مفید اول ولاویز مضمون ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا ہے۔ جس میں حضور نے اسلام کی خصوصیات رقم فرمائی ہیں۔

احباب جماعت کو چاہئے۔ کہ یہ ٹریکٹ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر غیر مسلموں میں تقسیم کریں۔ انشاء اللہ بہترین نتائج نکلیں گے۔ ٹریکٹ کا نام "خصوصیت اسلام" ہے۔ حجم ۳۲ صفحہ اور قیمت ڈیڑھ روپیہ سینکڑہ۔ توقع ہے۔ کہ دوست اپنے اپنے آرڈر جلد سے جلد بھجوائیں گے۔ تاکہ وقت مقررہ سے پہلے انہیں مل سکیں۔

خاکسار:۔ ملک فضل حسین مینجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

(گزشتہ سے پیوستہ)

۱۱۳۷۹ - سلیم اللہ صاحب۔
۱۱۳۸۶ - میسرز احمدی اینڈ کو۔
۱۱۳۹۰ - محمد رفیع خانصاحب
[illegible] - [illegible] شاہ صاحب
۱۱۴۰۶ - غلام احمد صاحب۔
۱۱۴۰۸ - سید محمد صاحب۔
۱۱۴۰۹ - آئی۔ اے۔ انصاری
۱۱۴۱۲ - بابو نور محمد صاحب
۱۱۴۱۶ - خان میر عبداللہ خانصاحب
۱۱۴۱۹ - حکیم دین محمد صاحب۔
۱۱۴۲۳ - سید گلاب شاہ صاحب۔
۱۱۴۲۶ - ارشاد الحق صاحب۔
۱۱۴۲۷ - خان بہادر سعد اللہ خانصاحب
۱۱۴۳۳ - بشیر احمد صاحب۔
۱۱۴۳۸ - احمد حسین صاحب
۱۱۴۴۰ - ایم۔ آر۔ اسلم صاحب
۱۱۵۶۰ - ایم محمد خانصاحب۔
۱۱۵۶۵ - منشی عبدالرحمٰن صاحب
۱۱۵۷۵ - محمد حسین صاحب۔
۱۱۵۹۰ - ریاض محمد صاحب
۱۱۵۹۱ - محمد عیاث صاحب
۱۱۵۹۸ - دین محمد صاحب۔
۱۱۶۰۲ - رحمت خانصاحب۔
۱۱۶۱۴ - ارشاد احمد صاحب
۱۱۶۲۴ - عبدالحکیم صاحب
۱۱۶۲۸ - سید ارتضےٰ علی صاحب
۱۱۶۳۴ - ملک عزیز احمد صاحب
۱۱۶۳۹ - ڈاکٹر چوہدری محمد طفیل خانصاحب
۱۱۶۴۱ - دلیر حسین صاحب۔
۱۱۶۶۰ - عبدالرشید صاحب۔
۱۱۶۶۱ - مخدوم عبدالقادر صاحب
۱۱۶۶۷ - حکیم کریم بخش صاحب
۱۱۶۷۰ - محمد رمضان محمد عبداللہ صاحب
۱۱۶۹۸ - محمد بخش صاحب۔
۱۱۷۲۱ - ڈاکٹر بدرالدین صاحب
۱۱۷۳۲ - چوہدری شکر اللہ خانصاحب۔
۱۱۷۷۳ - چوہدری محمد لطیف صاحب
۱۱۴۵۶ - چوہدری عبدالرحمٰن صاحب

الحمدللہ کتاب

محامد خاتم النبیین

شائع ہو گئی ہے

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی عظمت و شان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا ۳۸۸ صفحات کا مجموعہ ہے یہ کتاب ڈیمی کاغذ پر بہترین لکھائی اور چھپائی کے ساتھ عام کتابی سائز یعنی ۲۲×۱۸ سائز پر شائع ہوئی ہے قیمت بے جلد صرف ایک روپیہ جلد کی قیمت مطابق قسم جلد ۱ہ؍ ۱؍۲ اور ۸؍

اس کے علاوہ اس وقت رسالہ درود شریف جو ۱۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ رعایتی طور پر صرف ۸؍ کو اور رسالہ تبدیلیٔ عقائد مولوی محمد علی صاحب مع جواب الجواب کل ۲۴۲ صفحات کا ہے۔ صرف ۵؍ اور مجلد ۶؍ کو

نیز نقشہ آبادی قادیان کاغذ قسم اعلےٰ ۱۲؍ قسم دوم ۸؍ کو اور قسم سوم ۶؍ کو

ایشیاٹک کتب خانہ۔ کتاب گھر۔ احمدیہ بکڈپو اور دیگر تمام تاجران کتب قادیان سے مل سکتا ہے۔

محمد احمد و عبدالکریم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب (قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ ہندوستان ٹائمز لکھتا ہے۔ کہ اگرچہ نئے آئین کے ماتحت وزارتیں قبول کرنے کا سوال کانگرس کے اجلاس لکھنؤ میں پیش نہ ہوگا۔ لیکن ممکن ہے۔ اس کے متعلق کوئی آخری اور قطعی فیصلہ نہ ہو سکے۔

خرطوم ۲۳ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ برطانوی ایمبولینس پر جلگا کے مقام پر جو جھیل سانا سے بیس میل شمال کی جانب واقع ہے بم باری کی گئی۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر نے آج اسمبلی میں ریلوے ایکٹ میں ترمیم کا بل پیش کیا۔ بل میں بغیر ٹکٹ سفر کرنے کے جرم کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے دو ماہ قید یا کرایہ کے علاوہ ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا تجویز کی گئی ہے۔

عدیس آبابا ۲۳ مارچ۔ راس ایلو کی افواج نے اریٹریا کی سرحد پر اطالوی چوکیوں پر شبخون مار کر بہت سے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ راس سیوم اور راس کاسا کی افواج نے متحدہ طور پر انتالو کے نواح میں اطالوی لشکر کو شکست فاش دی۔ اور سینکڑوں اطالوی سپاہیوں کو ہلاک کر دیا۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ حبشیوں نے ایڈی گراٹ کے نواحی دیہات کو دوبارہ فتح کر لیا ہے۔ حبشی افواج جن کی قیادت شاہ حبشہ کر رہے ہیں۔ انتالو کے نواح میں بڑھ رہی ہیں۔ تمام ہفتہ حبشی افواج اور اطالویوں میں لڑائی ہوتی رہی۔ جس میں اطالوی فوجوں کا بھاری اتلاف جان ہوا۔ مارشل بدوگلیو حبشیوں کی فتح سے انکار کر رہا ہے۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ آج اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں سر ہنری کریک نے کہا۔ کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کو تنبیہ کر دی گئی ہے۔ کہ ہندوستان واپس آنے پر ان کے آزاد رہنے کی توقع نہیں۔ مسٹر بیل کرشنا داس نے کہا۔ کہ وہ مسٹر سوبھاش چندر کے متعلق سر ہنری کریک کے بیان کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنا چاہتے ہیں حکومت نے اس تحریک کے پیش ہونے پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ چنانچہ جب یہ تحریک پیش ہوئی۔ تو منظور ہو گئی۔ اور حکومت کو شکست فاش ہوئی۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ تیرہ ارکان کی کمیٹی نے اٹلی اور حبشہ کے درمیان صلح کی شرائط طے کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ لیکن یہ شرط نہیں رکھی۔ کہ تمام تجاویز لیگ کے آئین اور مواثیق کے مطابق ہوں۔

لاہور ۲۳ مارچ۔ گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں لاہور کے ایک سکھ جیون سنگھ کے قتل کے الزام میں ایک مسلم نوجوان کو سشن جج لاہور کی عدالت سے سزائے موت کا حکم سنایا گیا ہے۔

پیرس ۲۳ مارچ۔ عدیس آبابا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حکومت حبشہ نے اپنے وزیر متعینہ پیرس کو ہدایات ارسال کی ہیں۔ کہ وہ جنگ ختم کرنے کے متعلق حکومت فرانس کا نظریہ حاصل کرے۔

برلن ۲۳ مارچ۔ اس بات کو یقینی تصور کیا جاتا ہے کہ جرمنی غیر مصاف علاقہ میں غیر ملکی افواج کے پولیس کی حیثیت سے کام کرنے پر متفق نہیں ہوگا۔ ممکن ہے۔ وہ اس قدر اطمینان دلا دے۔ کہ رائن لینڈ میں اس کا طرز عمل غیر متشددانہ ہوگا۔

روما ۲۳ مارچ۔ مسولینی نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ صرف ایک سلطنت کی انگیخت پر ۵۲ سلطنتوں نے اطالیہ کی ناکہ بندی شروع کر دی ہے۔ اسمبلی کے برخواست ہونے پر سب ارکان برطانیہ کے خلاف اظہار خیال کر رہے تھے۔

بنارس ۲۳ مارچ۔ بنارس کے ایک اجلاس میں جدید آئین کے ماتحت عہدے قبول کرنے کی مخالفت کی تجویز پاس کی گئی۔

سنگاپور ۲۳ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ سنگاپور میں فضائی استحکامات کے لئے نئی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ انگلستان سے متعدد ہوا باز اور طیارے سنگاپور پہونچ چکے ہیں۔ جاپان اس اقدام کو مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہا ہے۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ امریکہ فرانس اور برطانیہ کے درمیان جدید بحری معاہدہ کی شرائط طے ہو گئی ہیں۔ ۲۵ مارچ کو اس معاہدہ پر سہ ممالک کے نمائندے اپنے دستخط ثبت کر دینگے۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ ڈول لوکارنو کی پیش کردہ تجاویز مصالحت کے متعلق اپنے رویہ کا اظہار کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے برسلو کے مقام پر ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ ”میں اشارات و کنایات نہیں چاہتا۔ میں پچیس سالہ امن کا خواہاں ہوں۔ میں داخلی امور میں بغیر تصفیہ کے من مانی کارروائی کرنا چاہتا ہوں۔ اور خارجی معاملات میں بھی میں یہی طرز عمل پسند کروں گا۔“

عدیس آبابا ۲۳ مارچ۔ جیجگا میں محمد علی سٹور کے مالکان کا بیان مظہر ہے۔ وہاں اطالیوں نے ہزاروں آتشین بم برسائے بمباری سے ان کی دکان کو آگ لگ گئی۔ اور تمام عمارت بالکل تباہ ہو گئی۔ ہندوستانی تاجروں کی کئی دکانیں اور مکانات تباہ ہو گئے۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ مسٹر بینرجی نے فنانس بل میں ترمیم پیش کی تھی۔ کہ پوسٹ کارڈ کی قیمت دو پیسے کر دی جائے۔ آج جب اسمبلی میں یہ تحریک پیش ہوئی۔ تو ۴۳ آراء کی موافقت اور ۴۴ آراء کی مخالفت سے منظور ہو گئی۔

لاہور ۲۳ مارچ۔ آج منٹو پارک لاہور میں جرمنی کے پہلوان کریر اور گونگا پہلوان کے درمیان کشتی ہوئی۔ جرمن پہلوان نے گونگا پہلوان کو دو منٹ میں چت گرا دیا۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کے متعلق کانگریس کی طرف سے جو تحریک التوا پیش کی گئی تھی۔ اس پر بحث کو ختم کرنے کے متعلق کانگریسی ارکان کی تحریک ۵۶ آراء کے مقابلہ میں ۶۵ آراء سے منظور ہو گئی۔

لاہور ۲۳ مارچ۔ آج کونسل میں اس تحریک پر بحث ہوئی۔ کہ جوڈیشل اور ایگزیکٹو محکمے الگ کر دیئے جائیں گے۔ آراء شماری پر تحریک گر گئی۔

علی گڑھ ۲۳ مارچ۔ کل علی گڑھ یونیورسٹی کی طرف سے ہز ایکسی لینسی وائسرائے کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری تفویض کی گئی۔ اعلیحضرت نظام حیدر آباد دکن بمعہ دو شہزادوں کے ہمیشہ وہاں تشریف فرما تھے۔

امرت سر ۲۳ مارچ۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۴ آنے ۶ پائی۔ نخود تیار ۱ روپیہ ۵ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی دیسی ۵۰ روپے تھے۔

روم ۲۳ مارچ۔ اطالوی جرنیل مارشل بدوگلیو نے اعلان شائع کیا ہے کہ چار روز میں حبشہ کے چار ہوائی جہاز تباہ ہو گئے۔ اور جیجگا میں بم باری سے ذخائر اسلحہ تباہ ہو گئے۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ بابو راجندر پرشاد نے مسٹر سبھاش چندر بوس کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ممبر نامزد کیا ہے۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق پارلیمنٹ میں پیش ہونے والے آرڈر ان کونسل کا مسودہ شائع ہو گیا ہے۔ اس میں مسلم عورتوں کے حلقہ ہائے انتخاب کے لئے صرف مسلمان عورتوں کی رائے دہندگی کے اصول کو بنگال۔ بہار۔ پنجاب اور سندھ کے لئے منظور کیا گیا ہے۔

لاہور ۲۳ مارچ۔ آج ڈسٹرکٹ جج لاہور کی عدالت میں مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں ڈاکٹر عالم کے دائر کردہ دعویٰ کی سماعت ہوئی۔ جس میں درخواست کی گئی تھی۔ کہ مسلمانوں کو مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت ہونی چاہیئے چنانچہ اس سلسلہ میں مفتی کفایت اللہ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ مولوی سید علی الحائری اور مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کی شہادتیں قلم بند کی گئیں۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو اور بابو راجندر پرشاد نے پنڈت مالویہ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی